بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۲ | بدھ ۲۴ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ ۲۲ ظہور ۱۳۶۳ ہش ، ۲۲ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۹۳

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۲۱ ظہور/اگست حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

پسلیوں اور کمر میں درد ہے اور کمزوری بھی بہت ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

مصائب میں اللہ کے مقربین کا صبر فرشتوں کو بھی تعجب میں ڈال دیتا ہے

تب اُن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل نازل ہوتا ہے اور انکو دکھوں سے نجات دی جاتی ہے

مقربین الی اللہ، اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں گو ان کو نہ ہی تھوڑا دیا جائے اور نہ ہی زیادہ

حضرت مسیح موعود و مہدی موعود (اللہ کی رحمت اور سلامتی آپ پر ہو) اولیاء اللہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وہ اللہ کے راستے میں اپنے نفسوں کے لئے حریص نہیں ہوتے گو ان کا خون بہا دیا جائے وہ اپنے اندر ایک آگ بھڑکا لیتے ہیں۔ پس ہر وقت روشن رہتے ہیں اور وفا کے عہد کو مضبوط کرتے ہیں اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں۔ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے رحم کیا اور وہ ان کو اپنا چہرہ ہر ایک باب سے دکھائے گا اور ان کو غیر متوقع ذرائع سے رزق دے گا کیونکہ وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں جس طرح ڈرنے کا حق ہے اور اس وجہ سے خوفزدہ رہتے ہیں۔" (ترجمہ از عربی تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۹۶)

حضرت مسیح موعود علامات المقربین بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور ان کی علامات سے یہ ہے کہ وہ نفرت دلانے والی اور فضول باتیں نہیں کرتے اور لغو سے پرہیز کرتے ہیں اور استہزاء نہیں کرتے وہ اپنی زندگی مغموم ہو کر گزارتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ کسی کلمہ یا عمل سے ان کے اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔۔۔۔ جب ان پر کوئی آفت آتی ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ایسا صبر دیئے جاتے ہیں جو فرشتوں کو بھی تعجب میں ڈال دیتا ہے۔ پھر فضل ہوتا ہے اور ان کو نجات دی جاتی ہے۔

اور ان کی علامات سے یہ ہے کہ وہ کسی نئے اور پرانے مال اور بیٹے اور باپ پر بھروسہ نہیں کرتے اور اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں اور ان کو ان معارف کے سوا جو اللہ کی طرف سے ہر لمحہ انکو دیئے جاتے ہیں اور کوئی چیز خوش نہیں کرتی وہ تکالیف کو اللہ کے راستوں میں خوشی سے برداشت کرتے ہیں اور تکلیف محسوس نہیں کرتے۔ وہ اللہ کا شکر کرتے ہیں گو ان کو نہ ہی تھوڑا دیا جائے اور نہ ہی زیادہ۔ وہ اللہ کی محبت میں خوش رہتے ہیں۔ وہ تہ بہ تہ بادلوں کی طرح معارف دیئے جاتے ہیں اور ان کی چابیاں انہیں دی جاتی ہیں پس وہ ہر ایک دروازے سے داخل ہوتے ہیں۔ اللہ ان کو دل دیتا ہے جو نہروں کی طرح چلتے ہیں نہ کہ تھوڑے پانی کی طرح جو گڑھوں میں جمع ہو جاتا

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

نمازِ جنازہ غائب کے بارہ میں ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مختلف ممالک سے احباب اپنے وفات یافتہ عزیزوں کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کے لیے لکھتے رہتے ہیں:۔

اس بارہ میں احباب کی اطلاع کے لیے تحریر ہے کہ ایسے مرحومین جن کا تعلق حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے خاندان سے ہو اور نمایاں جماعتی خدمات کی توفیق پائی ہو۔ اس طرح پر واقفین زندگی اور سلسلہ کی خدمات میں پیش پیش رہنے والے مرحومین کی نماز جنازہ غائب تو حضور خود بغیر کسی کی تحریک کے پڑھا دیتے ہیں اس لیے کسی درخواست کی ضرورت نہیں اور بالعموم جن کا جنازہ مقامی طور پر پڑھا گیا ہو اس کو کافی سمجھنا چاہیئے۔ ورنہ ایک غلط رسم چل پڑے گی۔ البتہ ایسے مرحومین جن کے جنازہ میں کاموک کی بناء پر احمدی احباب شامل نہ ہو سکے ہوں یا بہت قلیل تعداد میں ہوئے ہوں، ان کے کوائف پرائیویٹ سیکرٹری کو لکھے جا سکتے ہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

☜ مکرم ڈاکٹر قریشی محمد عبداللہ صاحب شدید بیمار ہیں۔ پہلے وہ پی اے ایف ہاسپٹل سرگودھا میں زیر علاج رہے ہیں اب میو ہاسپٹل لاہور میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب دعا کریں خدا تعالیٰ انہیں مکمل صحت دے اور ہماری جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔

(جمیلہ خانم بیگم ڈاکٹر قریشی محمد عبداللہ صاحب ربوہ)

عمر ناپائیدار پر بھروسہ عقلمند کا کام نہیں

"عمر ناپائیدار پر بھروسہ کرنا دانشمند کا کام نہیں ہے۔ موت یونہی آکر تار جاتی ہے اور انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا جب کہ انسان اس طرح پر موت کے پنجہ میں گرفتار ہے پھر اس کی زندگی کا خدا تعالیٰ کے سوا کون ذمہ دار ہو سکتا۔ اگر زندگی خدا کے لیے ہو تو اسی کی حفاظت کرے گا۔ بخاری میں حدیث ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے محبت کا رابطہ پیدا کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اس کے اعضاء ہو جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۸۲)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ
۲۲ ظہور ۱۳۶۳ ہش

تزکیۂ نفس کا اصل اور حتمی ذریعہ ۔ دُعا

انسان کی روحانی ترقی کی معراج یہ ہے کہ اُس کا اپنے رب کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو جائے اور وہ خود اسے یہ بشارت دے:۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ (الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱)

ترجمہ:۔ اے نفسِ مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ آ (اس حال میں کہ تُو اسے پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی ہے۔ پھر (تیرا رب تجھے کہتا ہے کہ) آ میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا اور (آ) میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

روحانی ترقی کی یہ معراج حاصل نہیں ہو سکتی جب تک انسان اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی روحانی ترقی شروع ہوتی ہے نفس کے تزکیہ سے۔ جوں جوں انسان نفس کا تزکیہ کرتا چلا جاتا ہے اور وہ روحانی طور پر ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝

ترجمہ:۔ جس نے اس (نفس) کو پاک کیا وہ تو (سمجھو کہ) اپنے مقصود کو پا گیا اور جس نے اسے (مٹی میں) گاڑ دیا (سمجھ لو کہ) وہ نامراد ہو گیا۔

تزکیۂ نفس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی فلاح یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے مزکّٰی انسان کے لئے جنت مقدر کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ تزکیۂ نفس کے اس انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝ (طٰہٰ آیات ۷۶، ۷۷)

ترجمہ:۔ اور جو شخص مومن ہونے کی حالت میں جبکہ وہ ساتھ ساتھ مناسب حال عمل بھی کرتا ہوگا اُس (خدا) کے پاس آئے گا تو ایسے ہر شخص اعلیٰ درجہ پائے گا۔ (وہ درجے) ہمیشہ رہنے والے باغات ہوں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے اور یہ اُس (شخص) کا مناسب بدلہ ہے جو (نفس کی) پاکیزگی اختیار کرتا ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ ہر انسان کو نفس کا تزکیہ کرنے کی غرض سے خود پاکیزگی اختیار کرنی پڑتی ہے۔ اس کے لئے مجاہدہ اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری ضروری ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ ضروری نہیں کہ کوئی شخص محض عبادات اور اعمال صالحہ کے بل پر اپنے نفس کا تزکیہ کر سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی نہ کسی کمزوری یا خامی کی وجہ سے اعمال حبط بھی ہو جاتے ہیں اور بسا اوقات انسان بجائے انعام کے سزا کا مستوجب بھی بن جاتا ہے۔ اسی لئے فرمایا:۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (النور آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ اگر اللہ کا فضل اور رحم تم پر نہ ہوتا تو کبھی بھی تم میں سے کوئی پاکباز نہ ہوتا لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے پاکباز بنا دیتا ہے اور اللہ بہت دعائیں سننے والا اور بہت جاننے والا ہے

سورۃ طٰہٰ اور سورۃ النور کی مذکورہ بالا آیات سے ظاہر ہے کہ اگرچہ تزکیۂ نفس کے لئے اعمال صالحہ کا خاص تعہد سے بجا لانا ضروری ہے اس کے بغیر نفس کا تزکیہ نہیں ہو سکتا، تاہم تزکیۂ نفس کے لئے اعمال صالحہ کا بجا لانا ہی کافی نہیں ہے۔ کیونکہ نفس کے تزکیہ کا اصل انحصار خدا کے فضل پر ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل جب تک شامل حال نہ ہو محض اعمال صالحہ کے بل پر کوئی پاکباز نہیں بن سکتا۔ جو شخص بھی اپنے نفس کا تزکیہ چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اعمال صالحہ بجا لانے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو ایسا بنائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص کا مورد بن سکے۔ انسان اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص کا مورد کیسے بن سکتا ہے؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی آیت ۲۲ کے آخر میں یہ کہہ کر دیا ہے کہ اللہ بہت دعائیں سننے والا ہے۔ اس طرح اس نے یہ باور کرایا ہے کہ اگرچہ تزکیۂ نفس کے لئے اعمال صالحہ کا بجا لانا ضروری ہے لیکن انسان کو چاہیئے کہ وہ اعمالِ صالحہ پر ہی حصر نہ کرے کیونکہ اعمال تو نفس کی کمزوری کی وجہ سے حبط بھی ہو سکتے ہیں اس کا فرض یہ ہے کہ وہ ساتھ کے ساتھ متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ کے فضل کو جذب کرے تاکہ وہ قادر و قدوس اپنے فضل سے اس کے نفس کو پاک کر دے۔ نفس کا تزکیہ ہونے میں اعمال صالحہ کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ متضرعانہ دعاؤں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اسی لئے تزکیۂ نفس کے ضمن میں متضرعانہ دعاؤں کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ معہود (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے فرمایا ہے:۔

"یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپکو گناہوں سے پاک کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جزو یہی دعا ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک و صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں، وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے۔ یعنی اول اول جو حجاب انسان کے دل پر ہوتے ہیں ان کا دور ہونا ضروری ہے۔ جب وہ دور ہو گئے تو دوسرے حجابوں کے دور کرنے کے واسطے اس قدر محنت اور مشقت کرنی نہیں پڑیگی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال ہو کر ہزاروں خرابیاں خود بخود دور ہونے لگتی ہیں اور جب اندر پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اس کا متکفل اور متولی ہوتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی کسی حاجت کو مانگے اللہ تعالیٰ خود اس کو پورا کر دیتا ہے۔ یہ ایک باریک سر ہے جو اس وقت کھلتا ہے جب انسان اس مقام پر پہنچتا ہے۔ اس سے پہلے اس کی سمجھ میں آنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایک عظیم الشان مجاہدہ کا کام ہے کیونکہ دعا بھی ایک مجاہدہ کو چاہتی ہے۔ جو شخص دعا سے لاپروائی کرتا ہے اور اس سے دور رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا اور اس سے دور ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۰۵)

الغرض متضرعانہ دعاؤں کی یہ ایک عظیم الشان برکت ہے کہ اس کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کے فضل کو اس رنگ میں جذب کرتا ہے کہ اس کے نفس کا تزکیہ ہوتا چلا جاتا ہے اور اپنے خدا سے اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔

تصحیح

الفضل ۲۰ اگست ۱۹۸۴ء کے صفحہ ۲ پر اداریہ کے دوسرے کالم کی سطر نمبر ۳ میں سہو کتابت سے ایک جگہ "نہ" کا لفظ لکھنے سے رہ گیا ہے جس کی وجہ سے فقرہ کا مفہوم الٹ گیا ہے۔ اصل فقرہ درج ذیل ہے۔

"ہدایت یافتہ بننے کے لئے ضروری ہے کہ ایمان، عقیدہ اور مذہب کے نام پر دوسروں کو ظلم کا نشانہ نہ بنایا جائے۔" احباب اس کے مطابق تصحیح کریں۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(قسط نمبر آخری)

ہمتوں کا سفر

حصولِ علم کی راہ میں مصائب و شدائد

اور

بزرگانِ سلف کے حیرت انگیز نمونے

مکرم عبدالسمیع خان صاحب ربوہ

شہد کی مکھیوں کی طرح

طالبانِ علم کے اندر ایسا جذبہ تھا کہ جہاں کہیں علم دیکھتے شہد کی مکھیوں کی طرح ٹوٹ پڑتے اور اگر کسی وجہ سے کوئی رہ جاتا تو اس کے لئے زندگی کا سب سے بڑا صدمہ یہی ہوتا تھا۔

امام محدث ابوسعد اصفہان کے رہنے والے تھے۔ ۱۶ برس کی عمر میں مشہور محدث ابومنصور زینبی سے استفادہ کے لیے بغداد کا سفر شروع کیا۔ ابھی راستہ میں تھے کہ ان کی وفات کی خبر ملی۔ یہ سن کر رو پڑے اور اپنی خرد سی پر سر پیٹ کر رہ گئے اور کہا کوئی دوسرا محدث امام زینبی کا نعم البدل کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر دوسرے علماء کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ سفر کی مشقت اور گرمی میں روزے رکھنے کی وجہ سے ان کا رنگ متغیر ہو گیا تھا۔ اور گال اندر کو دھنس گئے تھے۔

شیخ الاسلام امام اسماعیلی جرجانی پختہ کار عالم تھے۔ انہوں نے ۱۶ سال کی عمر میں اپنے ہاتھ سے حدیث لکھنی شروع کر دی تھی۔ وہ بچپن سے ہی محمد بن ایوب رازی کے پاس حصولِ علم کے لیے جانا چاہتے تھے مگر گھر والوں نے اجازت نہ دی وہ کہتے ہیں۔

جب محمد بن ایوب رازی کی وفات کی خبر پہنچی تو میں رو پڑا اور چیخنے لگا۔ میں نے اپنی قمیص پھاڑ دی اور سر میں مٹی ڈال لی۔ اس پر میرے گھر والے اکٹھے ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ کیا بات ہے۔ میں نے کہا کہ محمد بن ایوب کی وفات کی خبر آگئی۔ آپ لوگوں نے مجھے ان کے پاس جانے سے روک دیا تھا۔ اس پر گھر والوں نے تسلی دی اور مجھے حسن بن سفیان کے پاس جانے کی اجازت دے دی۔

اور دیکھئے کہ جنہیں اپنے اساتذہ کے پاس پہنچنے کی توفیق مل جاتی ہے وہ کس طرح فائدہ اٹھاتے ہیں۔

علی بن حسن راوی ہیں۔ کہ ایک رات میں نمازِ عشاء پڑھ کر حضرت عبداللہ بن مبارک کے ساتھ اٹھا۔ اس رات غضب کی سردی پڑ رہی تھی۔ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ کر حضرت ابن مبارک نے ایک حدیث کا ذکر چھیڑا جب وہ فرما چکے تو میں نے اس کی نسبت کچھ کہا۔ میرے بعد پھر انہوں نے کچھ بیان کیا۔ غرض اسی طرح سلسلۂ کلام جاری تھا کہ فجر کی اذان ہوئی اور ہم دونوں مسجد کو لوٹ آئے۔ (تذکرۃ الحفاظ)

خود فراموشی

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی حصول علم کے لیے اپنی خود فراموشی کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں:۔

"بچپن ہی سے میرا یہ حال ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ کھیل کیا چیز ہے آرام کی نیند کیسی ہوتی ہے اور ہم نشینی کس کو کہتے ہیں۔ آرام و آسائش اور سیر و تفریح کیا ہوتی ہے۔

تحصیلِ علم کے شوق میں میں نے نہ کبھی وقت پر کھانا کھایا۔ اور نہ وقت پر سویا۔ جاڑے کی سخت ٹھنڈی ہوا اور گرمی کی چلچلاتی دھوپ میں ہر روز دربار دہلی کے مدرسہ میں جاتا تھا جو ہمارے مکان سے قریباً ۲ میل کے فاصلہ پر تھا۔ دوپہر کو گھر میں بس اتنی دیر قیام رہتا جتنی دیر میں ایسے چند لقمے کھا لیتا جو عادۃً صحتِ جسم کو برقرار رکھتے ہیں۔ ایک زمانہ تک ایسا بھی ہوا ہے کہ سحر ہونے سے پیشتر ہی مدرسہ پہنچ جاتا۔ اور چراغ کی روشنی میں ایک جزو لکھ لیتا۔ عجیب تر بات یہ تھی کہ تمام اوقات مطالعہ کتب اور پڑھی ہوئی کتب کی بحث و تکرار میں گھرے ہوئے تھے مگر پھر بھی یہ ان شروح و حواشی کو جو مطالعہ سے گزرتی تھیں قلمبند کرنا ضروری سمجھتا تھا۔ رات کا زیادہ تر حصہ اور دن کا کمتر حصہ مطالعہ میں گزرتا۔ اور رات کا کم تر حصہ اور دن کا بیشتر حصہ کتابت میں صرف ہوتا تھا۔

میرے والدین ہر چند کہتے تھے کہ کسی وقت محلہ کے بچوں کے ساتھ کھیلا کرو۔ اور رات کو وقت پر سویا کرو۔ میں کہتا کہ آخر کھیل کود سے غرض تو جی بہلانا ہے اور میرا جی پڑھائی لکھائی سے خوش ہوتا ہے۔ والدین عموماً اپنے بچوں کو مدرسہ جانے اور پڑھنے کی تاکید و تنبیہ کرتے ہیں اس کے برعکس مجھے کھیل کود کی تاکید ہوتی تھی۔ کبھی اثناء مطالعہ آدھی رات گزر جاتی تو والد صاحب پکارتے کہ کیا کرتے ہو۔ میں فوراً لیٹ جاتا کہ کہیں جھوٹ نہ ہو اور کہتا کہ سونے لگا ہوں تھوڑی دیر بعد پھر اٹھ بیٹھتا اور پڑھنے میں مشغول ہو جاتا کئی مرتبہ عمامہ اور سر کے بالوں میں چراغ سے آگ لگ گئی۔ لیکن مجھے اس وقت پتہ چلا جب اس کی حرارت دماغ کو پہنچی۔

(فوائد جامعہ بر عجالۂ نافعہ ص ۱۲)

عربی ادب کے امام ثعلب کی عمر اکانوے برس کی ہو چکی تھی کہ ایک دن جمعہ کے بعد مسجد سے نکل کر مکان کی طرف جا رہے تھے۔ اور راستے میں کتاب دیکھتے جاتے تھے۔ کتاب میں محویت اس قدر تھی کہ اردگرد کی کچھ خبر نہ تھی ایک گھوڑے کا دھکا لگا۔ اور اس کے صدمہ سے بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ لوگ غشی کی حالت میں اٹھا کر مکان پر لائے مگر ضعفِ پیری اتنے بڑے صدمے کو کیسے برداشت کر سکتا تھا اسی حال میں رحلت کر گئے۔

(وفیات الاعیان جلد اوّل ص ۳۰)

ایک عربی شاعر کیا خوب کہتا ہے۔

اَعَزُّ مَکَانٍ فِی الدُّنٰی سَرْجُ سَابِحٍ
وَخَیْرُ جَلِیْسٍ فِی الزَّمَانِ کِتَابٌ

دنیا میں بہترین جگہ گھوڑے کی پیٹھ اور زمانے میں بہترین ساتھی کتاب ہے۔

طرزِ تحقیق

علمائے سلف کے طرزِ تحقیق پر بھی ایک اچٹتی سی نظر ڈالیں۔

حضرت ابو عبید بن سلام نے ایک بار اپنے شاگردوں سے کہا کہ میں نے چالیس برس اپنی کتاب غریب الحدیث کی تصنیف میں صرف کیے ہیں اکثر فوائد مجھے لوگوں سے باتوں باتوں میں ہاتھ لگ جاتے تھے اور میں ان کو موقع موقع سے اس کتاب میں درج کرتا جاتا تھا۔ ان فوائد کے حاصل ہونے سے مجھے اتنی خوشی ہوتی کہ میں ساری ساری رات فرطِ مسرت سے جاگتا رہتا۔ تم چار پانچ مہینے بھی میرے پاس آکر رہتے ہو تو کہتے ہو کہ بہت عرصہ رہ لیا۔

(وفیات الاعیان جلد اوّل ص ۴۱۹)

ع ساحل سے کیا جان سکو گے دریا کتنا گہرا ہے

محدث وراق بیان کرتے ہیں کہ میں امام بخاری کے ساتھ مدینہ میں تھا۔ میں نے آپ کو بخاری کی کتاب التفسیر لکھتے ہوئے دیکھا کہ رات کو پندرہ بیس بار اٹھتے اور چقماق سے آگ روشن کر کے چراغ جلاتے اور حدیثوں پر نشان لگاتے اور پھر سو جاتے۔ اور رات کو بار بار یہی واقعہ ہوتا۔ (مقدمہ فتح الباری ہدی الساری ص ۴۸۱)

امام نضر بن شمیل نے چالیس برس صرف مختلف قبائل کی زبانوں کی تحقیقات کی خاطر صحرائے عرب میں بسر کیے۔ (نزھۃ الالباء ص ۱۱)

اندلس کے طبیب ابن رومیہ نے ان نباتات کے حالات دریافت کرنے کے لیے جو مغرب میں پیدا نہیں ہوتیں مدتوں سیاحت کی۔ اسپین سے مصر آئے اور مصر سے شام و عراق کا سفر کیا۔ ان ممالک کے نباتات کو خاص ان کی روئیدگی کے مقامات پر جا کر مشاہدہ کیا اور ان کے افعال و خواص کی تحقیقات کی۔

علم نباتات کے بے نظیر عالم ضیاء الدین ابن بیطار نے خاص نباتات کی تحقیق کی غرض سے ممالک روم، یونان اور اسپین کو چھان مارا۔ ان ممالک کی تمام بوٹیوں کو ان کی پیدائش کی جگہ پر جا کر دیکھا اور ان کے احوال قلم بند کیے۔

ابو المنظور نے بہت سے نباتات ایسے دریافت کیے جن کا ذکر متقدمین کی کتب میں نہ تھا۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ جو مقامات روئیدگی نباتات کے واسطے مشہور تھے ان میں پھرتے اور بوٹیوں کو دیکھتے اور جانچتے ایک مصوّر ہر وقت ان کے ہمراہ رہتا جس کے پاس ہر رنگ کی روشنائی ہوتی تھی۔ ابو المنظور نباتات کا غور و مشاہدہ کرنے کے بعد مصوّر کو دکھلاتے اور وہ ان کے رنگ، شاخ اور برگ و بیخ کا اندازہ کر کے ہو بہو ان کی تصویر بنا دیتا۔

یہ محققِ طبیب ایک بار کے مشاہدہ پر قانع نہ ہوتے بلکہ نشو و نما کے مختلف مدارج میں نباتات کا معائنہ کرتے۔ ایامِ نمو و تازگی کی علیحدہ تصویر بنواتے اور زمانۂ کمال کی الگ۔ جب وہ بوٹی خشک ہو جاتی تو ایک تیسرا نقشہ لیا جاتا اس طرح ہر بوٹی کی تصویریں انہوں نے اپنی کتاب میں درج کیں جن کو دیکھ کر ناظرین کتاب ان نباتات کی صحیح اور تدریجی اشکال اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے تھے۔

(علمائے سلف)

شیخ بو علی سینا کی داستانِ محنت کا ایک حصہ ان کی زبانی سنیئے۔

"۱۶ سال کی عمر میں میں نے منطق و فلسفہ کے ہر پہلو کا مطالعہ شروع کر دیا ڈیڑھ سال تک بہت کم سویا۔ رات دن مطالعہ میں بسر کرتا۔ میرے سامنے بیسیوں کتابیں دھری رہتیں۔ ہر مسئلے کو براہین منطقیہ سے پرکھتا اور جب کوئی بات سمجھ میں نہ آتی اور نہ حد اوسط معلوم ہوتی تو مسجد میں جا کر پہلے نماز پڑھتا اور پھر حلِ مشکلات کی خدا سے دعا مانگتا۔ میری تمام مشکلیں حل ہو جاتیں۔ دن بھر تو مسجد یا کسی اور مقام پر پڑا رہتا۔ اور رات کو گھر واپس آجاتا۔ ایک چراغ سامنے رکھ کر پڑھنا شروع کر دیتا۔ جب نیند ستاتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لو اٹھ کر ایک پیالہ مشروب پی لیتا - نیند بھی جاتی رہتی اور تھکے ہوئے جسم میں کچھ تازگی پیدا ہو جاتی -

(حکمائے عالم صفحہ ۵۲۵)

مشقت کی ذلت جنہوں نے اٹھائی
جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی
کسی نے بغیر اس کے ہرگز نہ پائی
فضیلت، نہ عزت، نہ فرماں روائی
نہال اس گلستاں میں جتنے بڑے ہیں
ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہیں
نہ بونصر تھا نوع میں ہم سے بالا
نہ تھا بوعلی کچھ جہاں سے نرالا
طبیعت کو بچپن سے محنت میں ڈالا
ہوئے اس لیے صاحبِ قدرِ والا
اگر فکر کسبِ ہنر تم کو بھی ہو
تمہیں پھر ابو نصر اور بوعلی ہو -

جی رہے ہیں ابھی کچھ اگلے زمانے والے

رہ علم کے ان رشکِ فلک مسافروں کی داستان بہت طویل ہے جو کاغذوں پر بیان نہیں کی جا سکتی وہ تو اس دھرتی کے چپے چپے پر تحریر کی گئی ہے۔ اس مضمون میں تو گنتی کی چند مثالیں بیان کی گئی ہیں -

ع کہیں کہیں سے سنائے ہیں ہم نے افسانے

بزرگانِ سلف کی یہ داستان یہیں ختم نہیں ہو جاتی - آگے چلتی ہے - اس دور میں بھی بہت لوگ ہیں جو انہی راہوں پر گامزن ہو کر بامِ عروج پر پہنچے ہیں - احمدیت کے فرزندوں نے اسلاف کی اتباع کا جو شاندار نمونہ دکھایا ہے وہ اپنی ذات میں ایک الگ مقالے کا مقتضی ہے وباللہ التوفیق - مگر نمونہ کے طور پر صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں -

ایک افریقن طالب علم عمری عبیدی تعلیم حاصل کرنے کے لیے ربوہ آئے - غیر ملکی تھے - تمدن کا فرق تھا - زبان کی دقت بھی تھی انجمن کے معمولی وظیفہ پر پڑھتے تھے - مگر کوئی چیز ان کے حصولِ علم کے شوق کو ماند نہ کر سکی - انہوں نے اپنے ایک ہم جماعت سے کہا کہ میرا فلاں مضمون کمزور ہے وہ مجھے پڑھا دو - مگر شرط یہ ہے کہ اس وقت پڑھاؤ جو میں مقرر کروں - چنانچہ فجر کی نماز سے پہلے کا وقت طے ہوا وہ پڑھانے والے صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم فجر سے پہلے بیٹھا کرتے تھے - ربوہ میں بجلی نہیں تھی - تیل کا ایک لیمپ جلایا جاتا جس کی روشنی میں ہم پڑھتے - اسی لیمپ کے اوپر ایک چھوٹے سے برتن میں عمری عبیدی چائے کا پانی رکھ دیتے اور چائے تیار ہونے کے بعد ہم دونوں ایک ایک پیالی پی لیتے - عمری عبیدی نے برفی کے چند ٹکڑے رکھے ہوتے تھے - جس میں سے دو ایک ٹکڑے وہ کھاتے اور کچھ مجھے بھی پیش کرتے - ایک روز میں نے عمری عبیدی سے کہا آپ یہ تکلف کیوں کرتے ہیں اس کی ضرورت نہیں - انہوں نے جواب دیا کہ یہ تکلف نہیں میری مجبوری ہے - میں اس چائے کی پیالی اور اس برفی پر روزہ رکھتا ہوں - آپ کو معلوم ہے کہ مجھے اپنے ملک میں جا کر اپنے مذہب کی خدمت کرنی ہے - اور مجھے ہر وقت کتابوں کی ضرورت ہوگی - میرے وظیفہ میں سے اتنی رقم پس انداز نہیں ہو سکتی کہ یہ کتابیں خرید دوں - چنانچہ میں نے یہ دستور بنایا ہے کہ میں اس وقت روزہ رکھ لیتا ہوں - اور شام کو روزہ کھول کر پیٹ بھر کر کھانا کھا لیتا ہوں - اور یوں ناشتہ اور دوپہر کے کھانے کی رقم بچ جاتی ہے جسے پس انداز کر کے میں کتابیں خرید سکتا ہوں

(الفضل ۲۵ جنوری ۱۹۸۴ء)

ع سیپ تو ساحل پر ملتے ہیں موتی ہیں کچھ دور

دوستو! آؤ کہ اک حشر بپا کر ڈالیں

اے احمدی نوجوانو! تم زندگی کے کسی شعبہ میں بھی ہو، کسی بھی علم کے متلاشی ہو - کسی بھی فن کے دلدادہ ہو ضرور ثریا کی چوٹیوں تک پہنچو - اور نشانِ منزل بن جاؤ مگر اس پاک نیت کے ساتھ کہ تمہاری تمام صلاحیتیں اور قابلیتیں دین کے لیے وقف ہوں - کیونکہ تم نے دینِ حق کو ہر راہ سے مذاہبِ باطلہ پر غالب کرنا ہے -

سنو! تمہارا امام تمہیں آواز دیتا ہے

"ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو"

(الفضل ۲۵ جنوری ۱۹۸۴ء)

دیکھو! خدا تعالیٰ تمہیں ترقیات اور کامیابیوں کی ضمانت دیتا ہے مگر شرط وہی پاک ارادہ آہنی عزم اور جانفشانی ہے - جو تمہارے اسلاف دکھلا گئے ہیں:-

پس اے احمدی طالبعلمو! آؤ اور اس راہ میں اپنے دل و جان کو فدا کر دو - دنیا کو نئے علوم سے روشناس کرو - اٹھو اور اقوامِ عالم کو اپنے خونِ جگر کی قربانی کے ساتھ علم و عرفان کے وہ خزانے عطا کرو کہ بغداد اور قرطبہ اور قدس اور مصر کی یادگاریں زندہ ہو جائیں - امام بخاری، ابو نصر فارابی اور بوعلی سینا کی روحیں آج بھی امید بھری نگاہوں سے اپنے جانشینوں کی راہ تک رہی ہیں - شاید کہ وہ تمہی ہو اور یقیناً تمہی ہو - ان منزلوں کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اپنے امام سیدنا حضور ایدہ اللہ کا یہ پیغام ہمیشہ یاد رکھنا -

"آپ کی تو کوئی حد نہیں ہے - آپ تو وہ قوم ہیں جن کے امام کے متعلق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ وہ ستاروں پر کمندیں ڈالنے والا ہوگا - فرمایا:-

لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ -

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ باب قولہ تعالیٰ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ)

کہ وہ تو اتنی عظیم ہمت والا انسان ہوگا - اتنی بلند جست ہوگی اس کی کہ اگر ایمان دنیا سے اٹھ کر ثریا پر بھی پہنچ گیا تو وہ اسے کھینچ کر دوبارہ دنیا میں لے آئے گا - پس جو امام اس شان کا ہو اور اتنی بلند ہمت رکھنے والا ہو کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو یہ خوشخبری دے رہے ہوں کہ ہاں، تو جائے گا اور آسمان کی بلندیوں سے بھی ایمان کو کھینچ کر دوبارہ لے آئے گا - تیرے قدم ثریا پر پڑ رہے ہوں گے اس کے ماننے والے، اس کے پیچھے پیچھے چلنے والے ہیں ہم - اس لیے لازماً ہمیں اپنے ارادے بلند کرنے پڑیں گے اور بلند ارادوں کے ساتھ اپنے اعمال کے معیار کو بھی بڑھانا ہوگا"

(الفضل ۱۴ جولائی ۱۹۸۳ء)

اب سرِ بامِ فلک اپنی کمندیں ڈالو
یہ صد و مہر جہاں تاب تمہارے ہوں گے
آپ کے حسنِ تدبر سے وہ دن آئے گا
آپ کے قدموں میں جنت کے نظارے ہوں گے

(انشاء اللہ)

اک کرشمہ سے دکھا...

اک کرشمہ سے دکھا اپنی وہ عظمت اے قدیر
جس سے دیکھے تیرے چہرہ کو ہر اک غفلت شعار
تیری طاقت سے جو منکر ہیں انہیں اب کچھ دکھا
پھر بدل دے گلشن و گلزار سے یہ دشتِ خار

(درثمین)

وقفِ جدید کو معلمین کی ضرورت

پنشنران اور ریٹائرشدہ احباب کیلئے خدمتِ دین کا موقعہ

اس وقت تعلیم و تربیت کے کام کے لئے جماعت کو ہزاروں خادمانِ دین کی ضرورت ہے - جماعتوں کی طرف سے معلمین کے لئے کثرت سے مطالبات آ رہے ہیں لیکن معلمین کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے مطالبات پورے کرنے میں سخت دقت پیش آتی ہے - لہٰذا پنشنران اور ریٹائرشدہ احباب کے لئے تحریک کی جاتی ہے کہ جو دوست خدمتِ دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور صحت اچھی ہو اور تعلیم میٹرک یا مڈل ہو - وہ وقفِ زندگی کر کے اپنے آپ کو اس کارِ خیر کے لئے پیش کریں اور اپنی درخواستیں مقامی صدر جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ دفتر ہذا کو بھجوائیں - درخواست آنے پر ان کو انٹرویو کی تاریخ سے مطلع کیا جائے گا -

(ناظم ارشاد وقفِ جدید ربوہ)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

تمام مجالس اطفال یکم تا ۷ ستمبر ہفتہ وصولی منائیں اور اس ہفتہ میں سو فی صد وصولی کی کوشش کریں - اس ہفتہ کی رپورٹ ۱۵ ستمبر تک مرکز کو ارسال کریں نیز وصول شدہ رقوم بھی جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں - جزاکم اللہ -

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرے والد چوہدری غلام احمد صاحب باجوہ صدر جماعت احمدیہ خانپور ضلع رحیم یار خاں جناح ہسپتال کراچی میں زیرِ علاج ہیں - ان کے کندھے پر رسولی کا اپریشن ہوا تھا - جو پیچیدہ صورت اختیار کر گیا ہے - دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین -

(منصور احمد باجوہ خانپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے عارفانہ کلام پر

ایک ممتاز غیر از جماعت عالم دین کی تضمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت۔ ربوہ

مولانا مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی مرحوم شمالی پنجاب کے نامور بزرگ عالم دین گذرے ہیں۔ آپ لاہور کے تاریخی جلسہ اعظم مذاہب لاہور (۱۸۹۶ء) میں موجود تھے۔ اس جلسہ میں حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود کا جو تاریخی لیکچر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نور اللہ مرقدہ نے پڑھ کر سنایا۔ اس کو سن کر مولوی فیروز الدین صاحب از حد متاثر ہوئے چنانچہ آپ نے راولپنڈی کے اخبار "چودھویں صدی" (مورخہ یکم فروری ۱۸۹۷ء) میں ایک مفصل نوٹ سپرد قلم فرمایا۔ جس میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھا:۔

"ہم مرزا صاحب کے مرید نہیں نہ ان سے ہم کو کوئی تعلق ہے لیکن انصاف کا خون ہم کبھی نہیں کر سکتے اور نہ کوئی سلیم فطرت اور صحیح کانشنس اس کو روا رکھ سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب (جیسا کہ مناسب تھا) قرآن شریف سے دیئے اور تمام بڑے بڑے اصول و فروع اسلام کو دلائل عقلیہ اور براہین فلسفہ کے ساتھ مبرہن اور مزین کیا۔ پہلے عقلی دلائل سے الٰہیات کے ایک مسئلہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد کلام الٰہی کو بطور حوالہ پڑھنا ایک عجیب شان دکھاتا تھا۔ مرزا صاحب نے نہ صرف مسائل قرآنی کی فلاسفی بیان کی بلکہ الفاظ قرآنی کی فلالوجی اور فلاسوفی بھی بیان کر دی۔ غرض کہ مرزا صاحب کا لیکچر بہ ہیئت مجموعی ایک مکمل اور حاوی لیکچر تھا جس میں بے شمار معارف و حقائق و حکم و اسرار کے موتی چمک رہے تھے اور فلسفہ الٰہیہ کو ایسے ڈھنگ سے بیان کیا گیا تھا۔ کہ تمام اہل مذاہب ششدر رہ گئے ..... بہر حال اس کا شکر ہے کہ اس جلسہ میں اسلام کا بول بالا رہا اور تمام غیر مذاہب کے دلوں پر اسلام کا سکہ بیٹھ گیا۔ گو زبان سے وہ اقرار کریں یا نہ کریں۔ واللہ غالب علیٰ امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

الراقم فیروز ڈسکوی" (ص۴)

مولانا فیروز دین صاحب شعر و سخن میں بھی پاکیزہ اور نفیس ذوق رکھتے تھے۔ مندرجہ ذیل مسدس جو دراصل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (نور اللہ مرقدہ) کی ایک مشہور عالم نظم

؎ جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

پر تضمین ہے، آپ ہی کی فکر طبع کا نتیجہ ہے۔ اس میں اس نظم کے تمام کے تمام بارہ اشعار پر تضمین کی گئی ہے۔ یعنی ترتیب وار اس مسدس کے ہر بند کا تیسرا شعر حضرت مسیح موعود کی نظم بعنوان "قرآن کریم کا بے نظیر ہونا" مطبوعہ براہین احمدیہ حصہ سوم ص۱۸۳ مطبوعہ ۱۸۸۲ء کا شعر ہے۔ یہ مسدس آج سے قریباً پون صدی قبل ایک غیر از جماعت فاضل و محقق جناب غلام قادر صاحب سابق مدرس مشن اسکول ظفروال ضلع سیالکوٹ نے اپنی کتاب "الحق المبین فی جواب امہات المومنین" کے شروع میں تیمناً و تبرکاً درج کی تھی جو ذیل میں بجنسہٖ ہدیہ قارئین کی جا رہی ہے۔ تاسلسلہ کے لٹریچر میں محفوظ ہو جائے۔"

- مسدس از فیروز ڈسکوی -

در مدح قرآن شریف

کلام پاک خالق کی عجب عظمت عجب شاں ہے
کہ مثل مہر تاباں چرخ رفعت پر درخشاں ہے
نجوم آسماں کی طرح ہر اک نقطہ رخشاں ہے
مثال کہکشاں ہر ایک سطر اسکی نمایاں ہے
"جمال و نور قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے"

کلام پاک ربانی ہے جگ میں گوہر یکتا
چمک میں آفتاب آسماں ہرگز نہیں ویسا
زمین و آسماں میں جگمگاتا نور ہے اس کا
ہے اک اک لفظ میں اسکے عیاں اللہ کا جلوہ
"نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے"

نہیں ایسا درخت پر ثمر اک باغ قدرت میں
جو خوشبو اس میں ہے ہرگز نہیں گلہائے جنت میں
یہ ہر اک پھول سے ہے بڑھ گیا خوشبو و نکہت میں
معطر ہو گئے سارے دماغ اس سے ہیں ساعت میں
"بہار جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے"

کہیں حق کے گلستاں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
کہیں اس باغ و بستاں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
کہیں اس نور تاباں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
کہیں اس مہر رخشاں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
"کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے"

زمیں پر کوئی ہو نور صداقت یا فلک پر ہو
نہ اس خورشید تاباں سے کبھی وہ نور یا ہر ہو
حکیمان جہاں کا قول کوئی کتنا بڑھ کر ہو
کلام پاک رحماں کے نہ پر ہرگز وہ ہمسر ہو
"خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے"

بشر کتنا لگائے زور اور کوشش کرے کتنی
مدد کو وہ بلائے ساتھ اپنے سب جہاں کو بھی
نہ اسکے قول کو نسبت کلام حق سے ہو اتنی
کہ نسبت آفتاب چرخ کو ذرہ سے ہو جتنی
"ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اسکے ہمتائی کہاں مقدور انساں ہے"

نظر آتا نہیں قرآں سا نور نظر ہرگز
نہ ایسا چشم دل کو ہے کوئی کحل البصر ہرگز

نظیر اسکی نہ کوئی لا سکے جن و بشر ہرگز — نہیں دنیا میں ایسا چاند کوئی جلوہ گر ہرگز
"بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے"

کلامِ حق کو کہنا افترا اور جعل اور جھوٹا — بلاشک ہے خدا کے عرش کو یہ قول لرزاتا
یہ ایسا بول تم کو بولنا ہرگز نہیں زیبا — کلامِ پاک کی تکذیب یوں کرنا نہیں اچھا
"ارے لوگو کرو کچھ پاس شانِ کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بوئے ایماں ہے"

مقابل میں کلام اللہ کے کیا توریت کی شان ہے — یہ انجیلِ محرّف کب کلامِ حق کے شایاں ہے
جو بیدِ بے ثمر ہے اس میں کیا طاقت ہے کیا جاں ہے — تصرف ہے بشر کا ان میں اور یہ قولِ احماں ہے
"خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے"

معارف اور حقائق میں فقط قرآں ہے یکتا — نظیر اسکی نہیں ممکن تصوّر میں کبھی اصلا
خدا کی ذاتِ واحد کا نہیں جس طرح پر ہمتا — کلامِ پاک کا بھی کوئی ہمسر ہو نہیں سکتا
"اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذاتِ واحد کا
تو پھر کیوں اس قدر دل میں تمہارے شرک پنہاں ہے"

خدا کے پاک قرآں سے جو منہ پھیرا ہے تم سب نے — جو اس بیبل محرّف کو کلامِ حق ہو تم سمجھے
جو وید و ژند کو مانو کلامِ حق جہالت سے — مخالف ہو گئے تم جو کلامِ پاک احماں کے
"یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوفِ یزداں ہے"

محبت میں ہوا قرآں کے فیروز دیوانہ — یہی کہتا ہے ہر اک کو کہ ہے سچا یہ پروانہ
ہر اک کو چاہیئے ہیں شمع کا ہو جائے پروانہ — نہ پروا اسکی حق کو ہے کسی کو ہے کچھ اسکی پروانہ
"ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے"

(الحق المبین ص۳ تا ۵)

دعائے مغفرت

میری والدہ مکرمہ سردار بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام حسین صاحب آف گھٹیالیاں ۷ اگست کی صبح ناصر آباد ربوہ میں ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی نماز جنازہ مکرم قریشی فضل حق صاحب نے البیت المہدی میں پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں ان کی تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی مرحومہ نہایت سادہ دل اور پُر خلوص خاتون تھیں ملنسار اور مہمان نواز بھی بہت تھیں۔ نماز اور رمضان کے روزوں کی بہت پابند تھیں۔ اور اپنی اولاد کو بھی ان امور کی بہت تاکید کرتیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری محمد سلیم ملہی نیشنل بنک ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ زندگی

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں کہ تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح (دین) کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش ..... اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اس الٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے۔ اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا الٰہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وقف کی وجہ سے حیاتِ طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں۔ ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔

میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس سلامت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر ہر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

اپنا ذاتی تجربہ اور وقف کی وصیت

..... اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے۔ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

(الحکم نمبر ۳۱ جلد ۴ ص۳-۴ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۰ء)

(قیادت تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ایم بی بی ایس میں کامیابی

ہماری بیٹی عزیزہ امۃ الشکور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پنجاب یونیورسٹی کے ایم بی بی ایس کے فائنل امتحان میں فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہے۔ یہ امتحانات امسال اپریل مئی میں منعقد ہوئے تھے۔ اور نتائج کا اعلان ۹ اگست کو ہوا ہے۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی اس کامیابی کو مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور عزیزہ کا یہ پیشہ ممبرانِ سلسلہ اور انسانیت کے لیے مفید ثابت ہو۔ اس کی زندگی خدمت خلق میں بسر ہو اور اسے دینی و دنیوی ترقیات سے وافر حصہ ملے۔ آمین

(میر غلام احمد نسیم استاذ جامعہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان / موصیات کا موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔ اگر موصی صاحبان / موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جاوے

۱۔ محترمہ بصری صاحبہ زوجہ نبی بخش صاحب وصیت نمبر ۶۶۲ سابق سکونت موضع بنیاں ضلع ہوشیارپور

۲۔ مریم صاحبہ زوجہ عبدالرحیم صاحب۔ وصیت ۷۴۲ ساکن سنگرور ضلع ریاست جنید۔

۳۔ محترمہ پری صاحبہ زوجہ مہر دین صاحب وصیت ۷۸۰ ساکن دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور۔

۴۔ مکرم نواب شاہ صاحب ولد چنن شاہ صاحب وصیت ۸۹۰ ساکن بنی باجوہ ضلع سیالکوٹ

۵۔ مکرم چوہدری ظہیر احمد صاحب باجوہ ولد چوہدری محمد عبداللہ صاحب آف لاہور وصیت ۱۷۵۲۵ حال سیالکوٹ۔

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ دینِ حق کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں۔ ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔"

مجاہدینِ دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پہ لبیک کہتے ہوئے اپنے مرحومین کے چندہ کو جاری فرمائیں۔"

(وکیل المال اوّل)

صدر لجنہ متوجہ ہوں

لجنہ کی شائع کردہ کتب میں سے رسومات کے متعلق تعلیم (قیمت ۲/۵۰ روپے) صحابہ کی کہانیاں (قیمت ۳ روپے) پہلی مسلمان عورت (حضرت خدیجہؓ) قیمت -/۳ روپے (لجنہ کی تاریخ کا انگریزی ترجمہ قیمت ۱۰ روپے دفتر لجنہ میں موجود ہیں۔ صدر صاحبات اپنی ممبرات کو کتب خرید کر پڑھنے کی تحقیق کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوالیں۔ (صدر لجنہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب گورایہ دارالعلوم غربی کے گھر کے افراد کو بعض پریشان کن خوابیں آتی ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی پریشانیوں کے ازالہ کے لیے درخواستِ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(وکیل المال اوّل)

• مکرم محمد احمد صاحب باجوہ کا سول ہسپتال ستیانہ ضلع ساہیوال میں آپریشن ہونے والا ہے۔

(سلطان احمد گجراتی معلم وقفِ جدید)

• میری خالہ مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد سرور صاحب آف کراچی کا نشتر ہسپتال ملتان میں پتے کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔

(نیک محمد آفیسر یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ)

• مکرم شیخ نصیر احمد صاحب دارالعلوم غربی ایک ہفتہ سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔

(داؤد احمد جاوید۔ دارالعلوم جنوبی ربوہ)

احباب ان سب کے لیے دعا کریں۔

لعنت کرنے میں جلدی نہیں کرنا چاہیئے

"اور انجیل میں لکھا گیا ہے۔ کہ جو لوگ تم پر لعنت کریں۔ ان کے لیے برکت چاہو۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ تم اپنی خودی سے کچھ بھی نہ کرو۔ تم اپنے دل سے جو خدا کی تجلیات کا گھر ہے۔ فتویٰ پوچھو۔ کہ ایسے شخص کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے۔ پس اگر خدا تمہارے دل میں ڈالے کہ یہ لعنت کرنے والا قابلِ رحم ہے۔ اور آسمان میں اس پر لعنت نہیں۔ تو تم بھی لعنت نہ کرو تا خدا کے مخالف نہ ٹھہرو۔ لیکن اگر تمہارا کانشنس اس کو معذور نہیں ٹھہراتا۔ اور تمہارے دل میں ڈالا گیا ہے۔ کہ آسمان پر اس شخص پر لعنت ہے۔ تو تم اس کے لیے برکت نہ چاہو۔ جیسا کہ شیطان کے لیے کسی نبی نے برکت نہیں چاہی اور کسی نبی نے اس کو لعنت سے آزاد نہیں کیا۔ مگر کسی کی نسبت لعنت میں جلدی نہ کرو۔ کہ بہتیری بدظنیاں جھوٹی ہیں۔ اور بہتیری لعنتیں اپنے ہی پر پڑتی ہیں سنبھل کر قدم رکھو۔ اور خوب پڑتال کر کے کوئی کام کرو۔ اور خدا سے مدد مانگو کیونکہ تم اندھے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ عادل کو ظالم ٹھہراؤ۔ اور صادق کو کاذب خیال کرو۔ اس طرح تم اپنے خدا کو ناراض کر دو۔ اور تمہارے سب نیک اعمال حبط ہو جائیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۶۱ تا صفحہ ۶۹)

(نظارت اصلاح وارشاد)

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کی پیشکش (تحریک جدید)

۱۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی امیر جماعت ہائے احمدیہ تھرپارکر سندھ	۱۲۵۵/-
۲۔ مکرمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی صدر لجنہ اماء اللہ معہ پسر خود " "	۱۲۸۳/-
۳۔ مکرم چوہدری نور احمد صاحب زمیندار معہ افراد خاندان میرپور خاص سندھ	۱۶۶۰/-
۴۔ " چوہدری عبدالکریم صاحب زمیندار " " "	۱۱۱۰/-
۵۔ " مرزا نذیر احمد صاحب " " "	۱۳۷۵/-
۶۔ مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری شاہد حسین صاحب معہ بچگان " "	۱۰۰۰/-
۷۔ مکرم چوہدری شاہد حسین " "	۱۰۰۰/-
۸۔ " چوہدری مقصود احمد صاحب باجوہ	۱۱۱۵/-
۹۔ " ڈاکٹر کریم احمد صاحب نعیم معہ والدین مرحومین " "	۵۰۰/-
۱۰۔ " چوہدری مبارک احمد صاحب ندیم معہ بیگم صاحبہ " "	۵۴۹/-
۱۱۔ " طارق محمود صاحب " "	۱۰۰۰/-
۱۲۔ " چوہدری محمد اسلم صاحب معہ بیگم صاحبہ " "	۵۵۲/-
۱۳۔ " چوہدری فضل کریم صاحب آرائیں چھیرو چیچی سندھ	۱۰۶۰/-
۱۴۔ " ڈاکٹر اختر حسین صاحب " " "	۵۰۰/-
۱۵۔ " " بیگم صاحبہ " " " " "	۵۰۰/-
۱۶۔ " چوہدری محمود احمد ولد چوہدری رحیم بخش صاحب معہ افراد خاندان کوٹ غلام محمد تھرپارکر سندھ	۶۰۰/-
۱۷۔ " چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب ظفر معہ افراد خاندان ڈگری تھرپارکر سندھ	۱۴۴۶/-
۱۸۔ " ڈاکٹر محمد رفیق صاحب " " " "	۱۰۰۰/-
۱۹۔ " چوہدری نعیم احمد صاحب جنرل سٹور " "	۵۱۲/-
۲۰۔ " مرزا محمد احمد بیگ پولٹری فارم معہ والدین مرحومین " "	۵۰۰/-
۲۱۔ " چوہدری منور احمد صاحب خالد مینجر فارم کریم نگر " "	۵۰۰/-
۲۲۔ " محمد ابراہیم صاحب بلوچ " " "	۵۶۵/-
۲۳۔ " چوہدری نسیم احمد ولد چوہدری محمد خان صاحب مرحوم فلور ملز کریم نگر " "	۵۲۵/-
۲۴۔ " چوہدری غلام قادر صاحب معہ اہل و عیال گوٹھ شریف آباد بنی سر روڈ سندھ	۱۰۰۰/-
۲۵۔ " چوہدری فضل الدین صاحب " " " " "	۱۰۰۰/-
۲۶۔ " چوہدری رحمت عسلی صاحب " " " "	۱۰۰۰/-
۲۷۔ " چوہدری غلام رسول و بشیر احمد صاحبان " " "	۱۰۰۰/-
۲۸۔ " چوہدری عبدالغفار صاحب " " "	۱۰۰۰/-
۲۹۔ " چوہدری شریف احمد صاحب " " "	۵۰۰/-
۳۰۔ " " محمود احمد خان صاحب " " " "	۵۰۰/-

(وکیل المال تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

— (ارشاداتِ عالیہ بقیہ صفحہ اوّل) —

ہے اور میلا ہو جاتا ہے۔ ان کے لئے مدد کسی وقت بھی منقطع نہیں ہوتی اور وہ ہر وقت نصرت دیئے جاتے ہیں"۔

(ترجمہ از عربی تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱۰۱-۱۰۳)

اسی ضمن میں مزید فرماتے ہیں:۔

"اور ان کی علامات سے یہ ہے کہ ان کی گردنیں اللہ کی امانتوں کے بوجھ کو باقی سب امانت کا بوجھ اٹھانے والوں سے زیادہ اٹھاتی ہیں اور انکی گردنیں ٹیڑھی نہیں ہوتیں بلکہ ایک لمبی اور خوبصورت گردن والی عورت کی طرح ہوتے ہیں اور ان میں حسن استقامت چمکتا ہے اور کرامت کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ پس وہ اللہ اور لوگوں کے نزدیک مقرر ہوتے ہیں..... وہ اپنے نفسوں کو کھال اتار کر ننگا کر دیتے ہیں اور اکیلے ہو کر خدا کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور تو ان کی طرح کوئی غضبناک (یا پرجوش) نہ دیکھے گا۔ اور ان کے اعلیٰ درجہ کے اونٹ ان کے محبوب کی طرف اس کی لقاء کو ہر چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور ہجر کے خوف سے پگھلتے ہیں.....

اور ان کی علامات سے یہ ہے کہ وہ اللہ کے لئے سخت مشکلات میں گھس جاتے ہیں اور رکتے نہیں"۔

(عربی سے ترجمہ۔ تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱۰۳)

نیکی میں جلدی کریں

تحریک جدید کے سال ختم ہونے میں صرف ۲ ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ فاستبقوا الخیرات کے پیشِ نظر اپنے وعدہ کی جلد صد فی صد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل)

مکرم ماسٹر محمد بخش سولنگی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

خاکسار کے والد بزرگوار محترم ماسٹر محمد بخش سولنگی ریٹائرڈ سکول ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ تقریباً ۸۶ سال کی عمر میں بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۸۴ء بتقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۱۹۱۹ء میں حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جوانی سے لیکر آخری سانس تک نہایت سادہ زندگی بسر کی۔ مرحوم نہایت متقی، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ صاحب کشف و رؤیا تھے۔ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرتے اٹھتے بیٹھتے مسنون دعائیں اور درثمین کے اشعار پڑھنا ان کی روح کی غذا تھی۔ اپنے بچوں کی تربیت کا بے حد خیال رکھا۔ مرحوم احمدیت کے لیے ازحد غیرت رکھنے والے تھے۔ بہت سے موقعوں پر آپ نے اپنی غیرت کا عملی ثبوت بھی دیا۔

مرحوم کا جنازہ اسی دن ربوہ لایا گیا۔ اور محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے بعد نماز مغرب نماز جنازہ البیت المبارک میں پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے۔ اس لیے بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۱۶ میں ان کی تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مولانا رشید احمد صاحب چغتائی نے دعا کروائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹے خاکسار نذیر احمد، نصیر احمد، سلمان رشید احمد۔ اور تین بیٹیاں بشارت بیگم، بشریٰ صادقہ اور مریم صدیقہ۔ اور متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں

افراد خاندان حضرت اقدس۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطاء فرمائے اور پسماندگان کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے اور احمدیت و دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔ (نذیر احمد سولنگی ۳/۱ دارالرحمت وسطی ربوہ)

ضروری اعلان

ہم بمسرت اعلان کرتے ہیں کہ

میسرز انعام ٹریڈرز رحمت بازار ربوہ

کو

میڈورا کاسمیٹکس کا ڈسٹری بیوٹر برائے ربوہ مقرر کیا ہے تاکہ مالِ کی فراہمی میں کسی قسم کی مشکل درپیش نہ ہو۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ تاجر حضرات بھرپور تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

میڈورا آف لنڈن

بفضل تعالیٰ

آئیڈیل سٹینڈرڈ شاپنگ سنٹر کا افتتاح ہو چکا ہے۔

جنرل اسٹور کی جملہ اشیاء، ہوزری، ڈیکوریشن پیس اور دیگر کئی قسم کی ورائٹی میں انتہائی مناسب قیمت پر اشیاء دستیاب ہیں

خدمت میں پیش پیش

آئیڈیل سٹینڈرڈ شاپنگ سنٹر

(اقصیٰ روڈ ربوہ)

اکسیر گلٹی پستان

(دودھیل جانوروں کیلئے)

ایک ہفتہ کا کورس قیمت ۲۱/- روپے، تفصیلات کیلئے

کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ ملاحظہ فرمائیں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی

رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔

ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

سیل سیل سیل

دوکان میں کپڑے کا نیا سٹاک آگیا ہے۔

سپیشل سیل عید تک جاری رہے گی۔

اہلِ ربوہ اس نادر موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

النور کلاتھ ہاؤس

(فضل الٰہی مارکیٹ)

کالج روڈ ربوہ